مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی رحمہ اللہ

''اہل البیت''

''اہل البیت'' کا ترجمہ ہے۔ ''گھر والے'' یہ لفظ بنیادی طور پر رسول محترم، امام خاتم و نبی معصوم صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ''ازواجِ مطہرات'' سے متعلق بولا جاتا ہے، جبکہ بعض دوسرے اعزہ خاص طور پر صاحبزادیوں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے ـــــ قرآن عزیز میں یہ لفظ دو مقام پر آیا ہے۔

سورۂ ھود آیت ۷۳ ـــــ یہ وہ مقام ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا خلیلؑ کو ''بیٹے'' کی بشارت دی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ـــــ بڑھاپے کی منزل میں تھے ـــــ ان کی اہلیہ کا بھی یہی حال تھا جیسا کہ اُن کی اہلیہ کے حوالے سے قرآن عزیز کہتا ہے: ترجمہ: ''اُس نے (سیدنا خلیلؑ کی اہلیہ نے) کہا، مجھ پر تعجب؟ میں جنوں گی، حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بڑھا ہے، یہ تو بڑی عجیب بات ہے'' (ھود: ۷۲)

اُس کے جواب میں فرشتوں کی بات قرآن عزیز آیت ۷۳ میں نقل کرتا ہے: ''انہوں نے (فرشتوں نے) کہا ،کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تعجب کرتی ہے؟ اے ''اہل بیت'' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں تم پر ہیں ـــــ وہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے'' ـــــ یعنی اللہ رب العزت ـــــ

سیدنا خلیل اللہ کا گھرانہ ـــــ ایسا تھا کہ ہنوز اس گھر میں اولاد نہ تھی ـــــ محض اہلیہ تھیں ـــــ اُن کے تعجب و استعجاب پر کہ بڑھاپے میں اولاد کیوں کر ہوگی ـــــ؟ فرشتوں نے بطور خاص ''اہل البیت'' کہہ کر انہیں مخاطب کیا اور کہا کہ اولاد بخشنا، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے ـــــ تو اس کی رحمت سے تعجب کیوں؟ گویا یہ آیت اس معاملہ میں بڑی واضح ہے کہ ''اہل البیت'' سے مراد بنیادی طور پر ''بیوی'' ہوتی ہے۔

دوسرا مقام، ''سورۃ الاحزاب'' کا ہے ـــــ آیت ۳۳ ـــــ یہ آیت بطورِ خاص حضور اقدس محمد عربی صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ کی ازواج مطہرات سے متعلق ہے ترجمہ ملاحظہ فرمائیں: ''اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو، اور گزشتہ زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو، اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو، اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے اس گھر والو! تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں پاک کرے''

(ترجمہ مولانا احمد علی لاہوریؒ)

اس آیتِ کریمہ میں بھی بہت صاف لفظوں میں نبی مکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کو ''اہل البیت'' کے عنوان

سے یاد فرمایا گیا ـــــــ اس کی مزید تشریح اس آیت سے قبل کی ۵ اور مابعد کی ایک آیتِ کریمہ کو ساتھ ملا کر پڑھنے سے خوب سامنے آ سکتی ہے۔

ایک مرحلہ پر رسولِ مکرم ﷺ سے ازواجِ مطہرات نے خرچ کے معاملہ میں کسی قدر اضافہ کی درخواست کی ـــــــ ظاہر ہے کہ اپنے عظیم خاوند سے ایسی درخواست نہ حرام تھی نہ مکروہ ـــــــ لیکن نبیِ مکرم ﷺ کے گھرانہ سے اللہ تعالیٰ کو جو تعلق خاص تھا، اس کے لحاظ سے پیغمبرِ اسلام ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو مخاطب کر کے کہا گیا ـــــــ مفہوم یہ ہے: ''دنیوی زندگی کی سہولت مقصود ہے تو وہ ممکن ہے لیکن اس گھر سے رخصت ہونا پڑے گا'' (آیت ۲۸)

''اور اگر انہی حالات پر قناعت ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی مقصود ہے تو سبحان اللہ ـــــــ اجر ہی اجر ہے'' (آیت ۲۹) ''اس پاکیزہ گھر کی ملکہ ہونے کے ناطہ سے تم سے گناہ سرزد ہوا تو عذاب دوہرا اور ''رزقِ کریم'' بھی خوب ملے گا'' (آیت ۳۱)

پھر آیت ۳۲ میں یوں خطاب وارشاد ہے: ''اے نبی ﷺ کی بیویو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو تو دبی زبان سے بات نہ کہو کیوں کہ جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرے گا (بلکہ تم) بات معقول کہو''

بعد ازاں آیت ۳۳ ہے جس کا ترجمہ پہلے گزر چکا اور اس سلسلہ کی آخری آیت ۳۴ ہے، جس میں ہے: ''اور تمہارے گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد رکھو، بے شک اللہ تعالیٰ رازداں اور خبردار ہے'' (ترجمہ مولانا احمد علی لاہوریؒ)

قرآن مجید ـــــــ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب آخری ہے ـــــــ انسانوں کے لئے صحیفۂ ہدایت ـــــــ روگی دلوں کے لئے مسیحا اور نسخۂ شفاء، اس پر سیدھے سادے طریقہ سے غور کرنے والا، ان آیات سے خوب سمجھ سکتا ہے کہ ''اہل البیت'' فی الحقیقت ازواجِ مطہرات ہی ہیں۔

ہمارے تفسیری ذخیرہ میں ''کشاف'' کا مقابل اہلِ نظر سے مخفی نہیں ـــــــ کلاسیکل تفسیری کتاب ہے۔ صاحبِ کشاف فرماتے ہیں: **وفی ھذا دلیل بین علیٰ اَنّ نساء النبی ﷺ من اھل بیتہ ثم ذکر ھن ان بیوتھن مھابط الوحی** ...... الخ (کشاف: ج ۳، ص ۲۶۰، دار المعرفت، بیروت) یعنی اس آیتِ کریمہ میں دلیل ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بیویاں ''اہل بیت'' ہیں، پھر انہیں یاد دلایا گیا کہ ان کے گھر وحی اترنے کی جگہ ہیں۔ اسی طرح القرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ ـــــــ اپنی معروف و معتبر تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ ''اہل بیت'' کون ہیں؟'' جناب عکرمہ، عطاء اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ـــــــ ''وہ محض ازواجِ مطہرات ہیں، کوئی مرد اس میں شریک نہیں ـــــــ'' ان حضرات کا خیال ہے کہ ''بیوت'' سے مراد (اور یہ بالکل صحیح

خیال ہے) پیغمبر اسلام ﷺ کے گھر ہیں (ج ۱۴، ص ۱۸۲۔ ''احیاء التراث العربی''، بیروت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے ''حبرِ امت''، ''ترجمان القرآن'' کی بات معمولی نہیں۔ یہ بات بے حد وقیع ہے اور بلاشبہ قرآن کا منشاء یہی ہے۔ باقی ایک فرقہ ___ بطور خاص کلبی، اس سے سیدنا علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہی مراد لیتے ہیں۔ (قرطبی، حوالہ بالا)

ظاہر ہے کہ یہ نقطۂ نظر صریحاً غلط ہے۔ تبعاً یہ حضرات شامل ہو سکتے ہیں، جس کی بنیاد ایک روایت ہے، جس کی نسبتِ روایت ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف ہے۔ اس روایت کو حضرت الامام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا، لیکن حضرت الامام نے اس کو ''حدیثِ غریب'' قرار دیا۔ اہل علم جانتے ہیں کہ فنی اعتبار سے اس روایت کا کیا درجہ ہے؟

وہ روایت یہ ہے ___ خلاصہ ملاحظہ فرمائیں: ''کہ سیدہ ام سلمہؓ کے بقول حضور اکرم ﷺ میرے گھر میں تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، آپؐ نے جناب علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر چادر کے نیچے جمع کر لیا اور فرمایا ''یہ میرے اہل بیت ہیں ___ اے اللہ! ان سے ناپاکی دور کر دے، انہیں پاک بنا دے'' سیدہ کے بقول انہوں نے جب اپنے متعلق پوچھا ___ کہ ''میں اہل بیت میں شامل ہوں''؟ تو فرمایا: انتِ علیٰ مکانک و انتِ خیرٍ ''تم تو ہو ہی ___ اور تمہارا کیا، تم تو بہتری کے ساتھ متصف ہو''

یہ روایت جیسا کہ عرض کیا گیا ___ ضعیف ہے، اس سے زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر اقدس ﷺ نے اپنے چھوٹے داماد، چھوٹی صاحبزادی اور دونواسوں کو چادر میں لے کر انہیں اس لقب سے سرفراز فرمایا۔ ان کے لئے دعا فرمائی اور جناب ام سلمہؓ کے سوال پر فرمایا، تمہیں کیا غم؟ تم تو اہل ہو، اُن کے لئے میں دعا فریاد کر رہا ہوں۔

بعض حضرات مثلاً جناب زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ثعلبی کہتے ہیں کہ مراد نسبی اعزہ ہیں، اس لئے اس میں چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوسرے چچا اور ان کی اولاد شامل ہیں ___ اصل لفظ ہیں کہ: ''ہم بنو ہاشم ___ وہ بنو ہاشم ہیں'' (''قرطبی'' ص ۱۸۳، ج ۱۴ پر ساری بحث ہے) اس سے کتنا پھیلاؤ ہو گیا ___ اہل علم پر مخفی نہیں، اس لئے اصل بات ازواجِ مطہراتؓ والی ہی مناسب و صحیح ہے۔ صاحب قرطبی نے بعض حضرات کے اس سوال کا ذکر کیا کہ: ''اگر اس سے خاص ازواجِ مطہراتؓ مراد ہیں تو پھر ''جمع مذکر'' کی ضمیر کیوں ذکر کی گئی۔ ارشاد ہے، **لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم** ___ الخ ___ کہ اس میں دو مرتبہ ''کم'' ضمیر آئی جو مردوں کیلئے ہے، عورتوں کیلئے نہیں۔ ازواج مطہرات ہی مراد ہوتیں تو ''عنکن'' اور ''یطھرکُنَّ'' ہوتا۔ جواباً ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے دوست سے پوچھے تمہارے اہل کیسے ہیں؟ تو جواباً یہ کہنا ''ھم بخیر'' عام عرب محاورہ ہے۔

دوسرے سورۂ ھود کی آیت ۷۳ بھی قابلِ غور ہے کہ اس میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی متعین طور پر اہلیہ کیلئے ''کُم''ضمیر لائی گئی۔ رحمتہ اللّٰہ و برکاتہ علیکم اھل البیت (''قرطبی'' ج ۱۴، ص ۱۸۳) گویا ایسا عرب محاورہ میں ہوتا ہے۔

ایک ہم عصر مفسر و خادمِ قرآن نے ''الاحزاب'' کی آیت کے حوالے سے لکھا: ''اہل البیت'' سے مراد وہ ہوں گے، جن کو ایک گھر جمع کرے اور گھر یہاں بی بی اور بچوں کو جمع کرتا ہے، پس ایک شخص کے اہلِ بیت بی بی اور بچے ہیں' داماد کی شمولیت کو دقت طلب قرار دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ خسر اور داماد ایک گھر کے رہنے والے نہیں ہوتے۔ اس کے بعد انہوں نے براہِ راست قرآنِ حکیم کا مطالعہ پیش کرتے ہوئے لکھا: ''لیکن اگر ہم خود قرآن کریم پر غور کریں تو بات صاف ہو جاتی ہے، یہاں ساری ہدایات جو موجب تطہیر ہو سکتی ہیں، یعنی زینتِ دنیوی کا ترک کرنا، اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت، امر بالمعروف، گھروں میں ٹھہرنا، محاسن کی نمائش نہ کرنا، نماز کا قائم کرنا وغیرہ سب بیبیوں کیلئے ہیں، اور اس ٹکڑے سے پہلے بھی، انہی کا ذکر ہے اور بعد میں بھی انہی کا ___ لغت کی رو سے اہل بیت کا لفظ اول بی بی پر آئے گا، ثانیاً اولاد پر، قرآن کریم میں یہ لفظ خود انہی معنوں میں آیا ہے (انہوں نے بھی سورہ ھود کی آیت کا حوالہ دیا، جہاں اس لفظ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ ہیں) مذکر کی ضمیر کے اعتراض کو انہوں نے زبان و ادب کے لحاظ سے نہایت بودا قرار دیا۔ ترمذی کی روایت کا موصوف نے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک روایت میں حضرت ام سلمہؓ کے سوال پر آپؐ نے فرمایا: ''تو بھلائی کی طرف ہے کیونکہ تو نبیوں کی بیویوں میں سے ہے'' (بیان ص ۹۹-۱۰۹۸)

گویا فرمایا کہ تم تو پہلے ہی اس کا مصداق ہو، اُن کیلئے دعا کی گئی۔

جب ہم اس موضوع پر زیادہ غور کرتے ہیں تو یہ سامنے آتا ہے کہ الاھل. اھل الرجل و اھل الدار ''کسی شخص کے متعلق یا گھر والے'' (لسان بذیل مادہ) ''صاحبِ محیط'' کی رائے میں، عبرانی زبان میں ''اھل'' کے مادے سے ''اوھل'' (Ohel) کے معنی خیمہ کے ہیں۔ گویا ___ وہ لوگ جو کسی کے ساتھ ایک ہی خیمے میں رہتے ہوں۔ (دائرۃ المعارف الاسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص ۵۷۵، ج ۳) ''صاحب لسان'' کے بقول اہل بمعنی سزاوار اور مستحق بھی آتا ہے ___ نیز انہی کی رائے میں ''اہل البیت'' سے مراد ازواجہ و بناتہ و صھرہ ہیں، یعنی آپ کی بیویاں، صاحبزادیاں اور داماد! تاہم جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ داماد کی شمولیت کا معاملہ بہت کھینچا تانی کا ہے۔ ''صاحب محیط'' کی رائے ہے: کہ اھل سے بالخصوص بیوی مراد ہے۔ (اور یہی اصل ہے)

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ایک قابل قدر علمی کارنامہ ''اردو دائرہ معارف اسلامیہ'' میں ''اھل البیت'' کے ضمن میں جو مقالہ ہے، اس کے بعض ضروری حصے لائق مطالعہ ہیں ___ انہیں ملاحظہ فرمالیں: علماء کے نزدیک ''اہل البیت''

سے مراد پیغمبر اسلام ﷺ کا گھر ہے، جس میں ازواجِ مطہرات سکونت پذیر تھیں ــــ چنانچہ "قرن فی بیوتکن" میں ان حجروں اور مختصر کمروں کا ذکر ہے، جن میں آپ کی ازواج مطہرات رہتی تھیں۔ (ج ۳، ص ۵۷۶)

ابن ابی حاتم اور ابن عساکر، نے حضرت عکرمہؓ اور ابن مردویہ نے بحوالہ حضرت سعید بن جبیرؒ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نقل کیا: "اہل البیت والی آیتِ احزاب ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی" (تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۲۷۰، مطبوعہ مصر)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۳ (اے مومنو! تم نبی ﷺ کے گھر "بیوت النبی" میں نہ داخل ہو) کے ضمن میں لکھا: نبی خاتم و امام مصوم ﷺ سیدتنا و مخدومتنا عائشہ صدیقہ حمیرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے تو فرمایا: **السلام علیکم اهل البیت و رحمته الله** جواب میں انہوں نے عرض کیا: **و علیک السلام و رحمته الله و برکاته.**

سیدنا علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو جس طرح نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے چادر میں لے کر دعا کی ــــ اسی طرح کی روایت سگے چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بچوں کیلئے بھی ہے (اردو دائرہ معارف. ج ۳ ص ۵۷۸) اور پہلے بھی یہ گزرا کہ بعض حضرات تمام تر بنو ہاشم کو شامل کرتے ہیں ــــ جہاں تک شمولیت کا تعلق ہے۔ اس میں روایات کے حوالہ سے کئی ایک کو شامل کیا جا سکتا ہے ــــ حضرت المخدوم سیدنا سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کے لئے آخر روایت "**سلمان اهل بیت منا**" کے الفاظ موجود ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر قرآن عزیز کو سامنے رکھا جائے اور "الاحزاب" کے رکوع ۴ ــــ جس کی آیت کے حوالہ سے بحث ہوئی، کے پورے مضمون پر غور کیا جائے تو "قرآنی اھل البیت" کا اولین اور بنیادی مصداق ــــ حضور اکرم، محمد الامین ﷺ کی بیویاں ہی ہیں، جو کائنات انسانی کی خواتین کی سرخیل و سرگردہ ہیں ــــ جنہیں ایک خاص پس منظر میں "سورۃ النور" کے تیسرے رکوع کے آخر میں "الطیبات" کے پاکیزہ ترین لقب و خطاب سے یاد کیا گیا ــــ جو بلاشبہ ان ہی عفت مآب خواتین کے سر پر سجتا ہے ــــ جنہیں قرآن عزیز نے "امتِ مسلمہ" کی مائیں قرار دیا (الاحزاب: ۶)

یہی سبب ہے کہ رواں صدی میں قرآن کریم کے عجیب و غریب الہامی اور وجدانی نکات فضا میں بکھیرنے والے صاحبِ دردِ عالم امیر شریعت السید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ــــ ان عفت مآب خواتین کو "روحانی" نہیں "قرآنی مائیں" قرار دیتے کہ روحانیت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ قرآنی مائیں ہونے کا شرف انہیں ہی حاصل ہے۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن کے سپیئر پارٹس تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں۔

بلاک نمبر 9 کالج روڈ ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501